بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ — ۹ ہجرت ۱۳۴۲ ہش — ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ — ۹ مئی ۱۹۶۳ء — نمبر ۱۰۸

25

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۸ مئی بوقت ۸ بجے صبح

چار پانچ دن سے حضور کو ضعف کی شکایت مسلسل چل رہی ہے جو باعثِ فکر ہے۔ کل شام کو اعصابی بے چینی کی تکلیف بھی ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ام مظفر احمد کیلئے دعا کی تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ ام مظفر احمد چھ سات سال سے بیمار اور چلنے پھرنے سے معذور اور صاحبِ فراش ہیں۔ اس پر چند دن سے ان کی تکلیف میں جگر اور معدے کی سوزش کا بھی اضافہ ہو گیا ہے اور وہ بہت بے چین رہتی ہیں۔ اکثر غنودگی کی کیفیت رہتی ہے اور کبھی کبھی ہذیان بھی ہو جاتا ہے۔ مخلصین جماعت اس عاجزہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مجھے کچھ عرصہ سے منذر خوابیں بھی آ رہی ہیں جو نہ معلوم کس کے متعلق ہیں؟ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ والسلام

مرزا بشیر احمد ۵/۷/۶۳

ربوہ کا موسم — ربوہ ۸ مئی۔ گزشتہ شب ساڑھے بارہ بجے کے بعد یہاں ہلکا سا چھینٹا پڑا۔ آج صبح مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں جو مشکلات و مصائب آئیں ان سے ہرگز نہ گھبراؤ اور قدم آگے ہی بڑھاؤ

یہی وہ طریق ہے جس سے سچی معرفت اور حقیقی راحت حاصل ہوتی ہے

"وہ امور جن پر سچی معرفت کی بنا ہے یہ ہیں کہ انسان اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے اس وقت دل میں رقت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رقت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ روح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ سمندر سے پہلے ایک سراب آتا ہے — وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ لیکن جو ہمت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی روح کے اندر رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے اس رقت کی بھی ایک کیفیت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی سے متاثر ہو جاتا ہے کوئی آگے چلتا ہے اور ان پر قانع نہ ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴ و صفحہ ۲۴)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی بابرکت تقریب

نماز عید مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی

ربوہ — ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۶۳ء بروز اتوار ربوہ میں عید الاضحیٰ کی تقریب اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی۔ پروگرام کے مطابق ۷½ بجے صبح اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں جمع ہو کر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی اقتدا میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مکرم شمس صاحب نے خطبہ دیتے ہوئے فریضۂ حج اور عید الاضحیٰ کی غرض و غایت نیز قربانی کی اہمیت اور اس کے فلسفہ پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "خطبہ الہامیہ" کے اقتباسات کی روشنی میں واضح کیا کہ قربانی اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ اس امر کا اقرار ہوتی ہے۔ کہ ہم بھی دین کی راہ میں اپنے نفس کو

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ کی تشویشناک علالت

ڈھاکہ سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی صاحبزادی جو حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہیں تولنج کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اور اپریشن کرنا پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ خون دیا جا رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ایک کام کے سلسلہ میں آجکل جاپان گئے ہوئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادی سیدہ طلعت سلمہا اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

چندہ وقف جدید جلد ارسال فرمائیں

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ وقف جدید اور چندہ تعمیر دفتر جلد ارسال فرمادیں اور تفصیل چندہ بھی ساتھ ہی بھجوائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۹ مئی ۱۹۶۳ء

مغرب میں عیسائیت ناکام ہو چکی ہے

گزشتہ گیارہ اپریل کو پوپ جون (۲۳) نے ایک تقریر کرۂ ارض پر "امن" کے موضوع پر نشر کی۔ اس میں پوپ نے کہا ہے کہ:۔

"اقوام متحدہ کو اس کی کوششوں میں مضبوط بنایا جائے جو وہ انسانی بقا کے لئے انسانی معلومات کو موت کی بجائے زندگی کی خاطر استعمال کرنے کے لئے اور انسانی وقار کو اونچا کرنے کے لئے کر رہی ہے۔"

پوپ نے اپنی اس تقریر میں ہتھیاروں کے ذخیرے کو کم کرنے، جوہری ہتھیاروں پر پابندی عاید کرنے، تدریجی تخفیف اسلحہ پر عام معاہدہ کرانے اور ان پر موثر صورت میں احتساب کرنے کے خصوصی اقدامات کی طرف متوجہ کیا ہے۔

اس وقت مغربی دنیا بلکہ کہنا چاہیئے تمام دنیا کی جو ذہنیت ہے (کیونکہ تمام دنیا اس وقت مغربی نظریات سے ہی متاثر ہو رہی ہے) پوپ جون کے یہ ارشادات بظاہر صحیح ہیں۔ آج مادہ پرستی کا زور ہے اور جو کچھ سوچا جاتا ہے اسی نقطہ نظر سے سوچا جاتا ہے اور پوپ جون نے جو کچھ کہا ہے یہ وہی ہے جو وہ اقوام کہہ رہی ہیں جن کی وجہ سے امن عالم خطرہ میں پڑ گیا ہوا ہے۔ امریکہ کا کینیڈی اور روس کا خروشچیف یہی کچھ کہتے ہیں بلکہ عملاً وہ کوشش بھی کر رہے ہیں کہ ان مہلک ہتھیاروں پر جن کی وجہ سے یہ صورت حال ہو گئی ہے، پابندی لگا دی جائے۔ باقی دنیا حیرانی کے ساتھ ان کی ان کوششوں کو دیکھ رہی ہے اور آج تک دنیا کی سمجھ میں جو کچھ آیا ہے وہ یہی ہے کہ اس تخفیف اسلحہ وغیرہ کے متعلق کوششوں کا کوئی نتیجہ نکلتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔

کبھی روس کوئی تجویز پیش کرتا ہے تو امریکی بلاک اس میں کیڑے نکال دیتا ہے اور کبھی امریکی بلاک تجویز پیش کرتا ہے تو اس کو روس مسترد کر دیتا ہے اور فی الحقیقت عملاً جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ دونوں فریق اپنی اپنی جگہ زیادہ سے زیادہ مہلک ہتھیار ایجاد کرنے میں مصروف ہیں۔ دعوے دونوں فریق یہی کرتے ہیں کہ ہم امن کے قیام کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فریق اس دعوے ہی میں ایک دوسرے سے بازی لے جانا چاہتے ہیں اور حیرت زدہ دنیا کو گویا دعاوی کا ایک کھیل دکھایا جا رہا ہے لیکن درپردہ دونوں میں سے کوئی بھی اپنے دل میں اپنے دعاوی پر مطمئن نہیں ہے اور دونوں کو اپنی اپنی جگہ یہ دھڑکا لگا ہے کہ اگر اس نے ذرا بھی ڈھیل کی تو مارا گیا۔ یہاں تک کہ دونوں فریق بعض وقت اپنی اپنی فائق طاقت کے متعلق لاف زنی پر بھی اُتر آتے ہیں۔ اس سے دونوں کی ذہنیت واشگاف ہو رہی ہے جو یہی ہے کہ دونوں طرف خوش اعتمادی بالکل مفقود ہو چکی ہے اور اس اندھیرے میں کبھی کبھی جو کوئی روشنی کی کرن تڑپتی ہوئی دکھائی دیتی بھی تو وہ حقیقت کی بجائے محض چھلاوہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ حالت ہے جس سے آج دنیا دوچار ہے۔ بڑی اقوام کسی بھی قیمت پر ایک دوسرے سے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس سے جو امر واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ عیسائیت کی یہ تعلیم کہ "جو تیری ایک گال پر طمانچہ مارے اس کے سامنے اپنا دوسرا گال بھی کر دے یا جو تجھ کو ایک میل بیگار لے جانا چاہے اس کے ساتھ دو میل بیگار چلا جا" مغربی دنیا میں جو آج بھی عیسائیت کا گڑھ ہے بالکل بیکار ثابت ہو چکی ہے اور دنیا کی زندگی محض ایک چانس پر آکر لٹک گئی ہے۔

روس تو کھلم کھلا مذہب سے باغی ہو چکا ہے اور غور سے دیکھا جائے تو امریکہ اور برطانیہ بھی صرف مذہب کا نام تو شاید لیتے ہیں مگر حقیقت میں وہ کسی مذہبی نظریہ پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور یہی وجہ ہے جیسا کہ اس کی تقریر سے واضح ہوتا ہے پوپ نے مذہب کے نام پر اپیل کرنے کی بجائے وہی انداز اختیار کیا ہے جو دونوں فریق اختیار کئے ہوئے ہیں یعنی مہلک اسلحہ میں تخفیف کی جائے اور پابندیاں لگائی جائیں۔ گویا پوپ نے بھی انہی باتوں کو دہرا دیا ہے جو باتیں فریقین دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ یو این او کی جنرل اسمبلی کے جنرل سیکرٹری مسٹر اوتھانٹ نے بھی پوپ کی تقریر پر جو صاد کیا ہے اس کا ماحصل بھی یہی ہے کہ پوپ اور یو این او اس امر میں متفق ہیں اور جس جذبہ کا پوپ جون نے اپنی تقریر میں اظہار کیا ہے

"یہ جذبہ اقوام متحدہ کے اغراض و مقاصد کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہے۔"

افسوس ہے کہ اس وقت ہمارے سامنے پوپ جون کی پوری تقریر موجود نہیں اگر انہوں نے یہی کچھ کہا ہے تو انہوں نے ان اقوام سے کچھ زیادہ نہیں کہا جو وہ اقوام کہہ رہی ہیں جنہوں نے دنیا کے لئے یہ خطرہ پیدا کر رکھا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ عیسائیت کی تعلیمات موجودہ دنیا کے ماحول میں بالکل بے اثر ہو چکی ہیں اور نہ صرف بڑے بڑے سیاسی لوگ ان تعلیمات کی بے اثری کے قائل ہیں بلکہ عیسائیت کا سب سے بڑا سربراہ پوپ بھی اس ماحول میں انہی لوگوں کی طرح سوچنے پر مجبور ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیت نے جو ایک محض خیالی دین یورپ کے سامنے پیش کیا ہے وہ آج مشاہداتی اور تجرباتی سائنس کے زمانہ میں بالکل بے اثر ہو گیا ہے اور آج انسانی ذہنیت تعقل میں ایسے معراج پر پہنچ چکی ہے کہ محض خیالی باتیں خواہ ان کو تخیل کے زور سے کتنا ہی مقدس بنانے کی کوشش کی گئی ہو انسان کے لئے رہنمائی کا کام نہیں دے سکتیں اور جو اخلاقی ڈھانچہ ایسے خیالی دین پر تیار کیا گیا ہے اس کا کھوکھلا پن آشکار سوائے عام ہو چکا ہے کہ اس کی گرفت ذہنوں پر نہیں رہی اور عیسائی کہلانے والی دنیا عجیب بھول بھلیوں میں پھنس گئی ہے۔

مغربی لوگ اب سائنس اور معقولیت کے ایسے عالم میں پہنچ چکے ہیں کہ جہاں سے حیوانیت کی پستی میں اترنے میں تو آسانی ہی آسانی ہے لیکن انسانی تقدس کی منزل کی طرف مڑنا محال ہو چکا ہے۔ یورپ اور اس کے ساتھ ساری دنیا اس گومگو کے عالم میں اس لئے پہنچ گئی ہے کہ عیسائیت نے اس کے سامنے صرف خیالی ایمان کو رکھا اور اعمال صالح کے لازمی جزو کو محض ایک ثانوی حیثیت دے دی۔ اس شاخ نازک پر جو آشیانہ بنایا گیا تھا اس کو سائنس اور تعقل کی بجلیوں نے جلا کر خاک سیاہ کا ڈھیر بنا دیا ہے اور خدا کے بیٹے کے ساتھ کفارہ وغیرہ کا جو پشتارہ باندھا گیا تھا وہ جنس گراں کی جگہ محض خس و خاشاک ثابت ہوا ہے۔ اور عیسائی جس کو اب خالص الحادی دنیا کہنا چاہیئے ایسی ششدر و حیران ہو کر کھڑی ہو گئی کہ نہ تو تثلیث ہی اس کو تشفی دے سکتی ہیں اور نہ کعبہ مقصود ہی ان کو نظر آسکتا ہے

ایک طرف مشاہداتی اور تجرباتی سائنس نے عیسائیت کے تمام سیاسی تخیلات مسمار کر کے رکھ دیئے ہیں تو دوسری طرف حقیقی دین ان کی آنکھوں سے اوجھل رہ گیا ہے اور ان کے ذہنوں پر بے یقینی اور بے اعتمادی طاری ساری ہو چکی ہے۔ جس کی زد سے پوپ جون بھی بچ نہیں سکے اور وہ بھی اپنے روحانی منزل کو چھوڑ کر خود بھی اس قافلہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ جس کے سامنے سوا صحرائی بگولوں کی بھول بھلیاں کے اور کچھ نہیں رہا۔ الغرض پچھلی دنیا نے عیسائیت اپنے تخیلات اور توہمات اور وہمی اخلاقی پشتارے کے ساتھ فنا ہو چکی ہے اس میں ہمیں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ جب تک پرانے کھنڈرات کو صاف نہ کیا جائے نئی عمارت تیار نہیں ہو سکتی ہے سچی بات یہ ہے کہ آج کی طرح دنیا میں اسلام کے لئے میدان کبھی پہلے خالی نہیں ہوا تھا آج سے پہلے شاید کبھی یہ موقع پہلے نہیں کہ ساری دنیا کے سامنے قرآن کریم اور اسلام کو پیش کیا جائے

کاش اسلام والے اس صورت حال کو سمجھیں اور اہل علم حضرات اپنے فقہی تنازعات کو چھوڑ کر ہمہ تن اس پیغام امن کو دنیا میں پہنچانے میں لگ جائیں جو دین قیم کی صورت میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔

امتحان لیکچر لاہور کی تاریخ میں تبدیلی

لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام لیکچر لاہور کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ تاکہ ایف اے کلاسز کی طالبات فارغ ہو کر امتحان میں شامل ہو سکیں۔ امتحان ۱۹ مئی بروز اتوار ہوگا۔

مہربانی کر کے باہر کی لجنات جلد از جلد امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست بھجوائیں اگر کسی لجنہ کو کتابوں کی ضرورت ہو تو دفتر لجنہ سے منگوا لیں ایک کتاب کی قیمت ۲ ر ہے۔

اس کتاب کے ساتھ ہی قرآن کریم کے پہلے سپارہ کا ترجمہ امتحان بھی ہوگا۔

۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم دارالافتاء

سوال۔ انعامی بانڈز خریدنا کیا جائز ہیں۔ اگر جائز ہیں تو پھر لاٹری کیوں منع ہے حالانکہ انعامی بانڈز میں نقصان کا کوئی پہلو بھی نہیں ہوتا؟

جواب۔ پرائز بانڈز جوئے سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ جوئے میں ہارنے کی صورت میں اپنی رقم سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اور جیتنے کی صورت میں دوسرے کے مال پر قبضہ کرتا ہے۔ لیکن یہاں کسی کی رقم ضائع نہیں ہوتی۔ اور دوسرے کے مال پر قبضہ کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ حکومت دراصل یہ انعامات جمع شدہ رقم کے منافع سے ادا کرتی ہے۔ سود سے یہ اس لحاظ سے مختلف ہے کہ انعامی بانڈز میں زائد رقم کا ملنا ضروری نہیں ہوتا۔ اگر قرعہ نکل آیا تو انعام ملے گا ورنہ نہیں۔ لیکن سود میں زائد رقم بہرحال ملتی ہے اس میں زائد نہ ملنے کا معاہدہ کی روشنی میں کوئی خدشہ نہیں ہوتا۔ پھر اس سکیم سے بچت کی عادت بھی پڑتی ہے۔ اور حکومت کو بھی اپنی ترقیاتی سکیمیں مکمل کرنے کے لئے سرمایہ مہیا ہوتا رہتا ہے۔

تاہم ہماری رائے میں اس طریق کمائی میں اخلاقی کمزوری کا شائبہ ضرور موجود ہے کیونکہ اس سے بلا محنت محض اتفاق کی بنا پر دولت مند بن جانے کی تحریص و تمنا اپنے دل میں پالتا ہے اور شیخ چلی کے سے خیالات ہجوم کرنے لگتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال۔ مسجد میں پردہ کا باقاعدہ انتظام ہے۔ کیا عورتیں سب نمازوں میں باقاعدہ شامل ہو سکتی ہیں۔

جواب۔ اگر کسی خطرہ یا فساد کا اندیشہ نہ ہو تو سب نمازوں میں یا عشاء فجر میں ایسا کرنا جائز ہے۔ تاہم نہ تو یہ ضروری ہے اور نہ ہی اس بارہ میں خاص تعہد کرنا مناسب ہی ہے۔ کیونکہ عورتوں کے لئے نماز با جماعت ضروری نہیں۔ دوسرے احتیاط کے بھی یہ خلاف ہے۔ ہاں جمعہ یا عیدین کے موقعہ پر انہیں کوشش کرکے شامل ہونا چاہیئے

سوال۔ جو عورت خلع لیتی ہے۔ اس کی عدت کتنی ہے اور اسکی حکمت کیا ہے۔

جواب۔ خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض یا ایک ماہ ہے۔ حدیث میں اس کی صراحت آتی ہے۔ عدت کے مقرر کرنے میں کئی حکمتیں ہیں۔ مثلاً اس عرصہ میں خاوند کے لئے پچھتانے کی صورت میں رجوع کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ طلاق ایسی ہو۔ جس میں رجوع ہو سکتا ہو۔ دوسرے عدت کے ذریعہ باہمی صلح کا موقعہ دیا گیا ہے۔ تیسرے یہ جائزہ لینے کا موقعہ ملتا ہے کہ آیا عورت حاملہ تو نہیں۔ چوتھے عدت کا وقت علیحدگی کے صدمہ کو مندمل کرتا ہے۔ اور اس سے معاہدۂ نکاح کے احترام کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات علیحدگی کے معاً بعد عورت کو دوسری جگہ شادی کرنے کی اجازت دوسرے فریق کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ اس لئے کہ اس تعلق کے ساتھ بڑے نازک جذبات و احساسات وابستہ رہتے ہیں۔

پس اس قسم کی مختلف حکمتوں کی بناء پر رخصتانہ کے بعد کی علیحدگی کی صورت میں بلکہ وجہ عدت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کیس میں ان حکمتوں کا وجود موہوم ہو۔ لیکن اس سے قانون کی اہمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ قواعد اور قوانین ہمیشہ عمومی مصالح کے تابع ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی جزئی واقعہ پر وہ منطبق نہ ہوں۔ تو بھی ان سے صرف نظر کرنا درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ اصول مسلّم ہے کہ کلی مصالح کو انفرادی مصالح پر بہرحال ترجیح حاصل ہے۔

سوال۔ کیا خصی کئے ہوئے بکرے یا بیل کی قربانی جائز ہے۔

جواب۔ جائز ہے بشرطیکہ اس وجہ سے اس کی قیمت پر کوئی نمایاں ناخوشگوار اثر نہ پڑے۔ مثلاً اس وجہ سے منڈی میں عام قسم کے جانوروں کے مقابلہ میں اس کی بہت کم قیمت پڑے

سوال۔ اگر امام الصلوٰۃ تنہا نماز پڑھ لے اور بعد میں مقتدی آجائیں۔ تو یہ ضروری ہے کہ وہی امام ان مقتدیوں کو نماز پڑھائے یا اس کی اجازت سے دوسرا شخص بھی جماعت کرا سکتا ہے۔

جواب۔ اگر مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا شخص ہے جو جماعت کرا سکتا ہے۔ تو پھر بہتر یہی ہے کہ دوسرا شخص ہی نماز پڑھائے کیونکہ اسلام میں رہبانیت اور پاپائیت کی کوئی گنجائش نہیں۔ البتہ اگر مقتدیوں میں کوئی ایسا شخص نہیں جو امامت کرانا جانتا ہو۔ تو پھر اصل امام جو نماز پڑھ چکا ہے پڑھائے۔ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اپنی نماز پڑھاتے (بخاری)

سوال۔ ایک شخص اپنے طور پر عشاء کی نماز اور وتر پڑھ چکا ہے۔ پھر جماعت کھڑی ہو گئی ہے۔ کیا وہ جماعت میں بھی شامل ہو سکتا ہے؟

جواب۔ ایسا شخص جماعت میں شامل ہو سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حدیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ نیز ایسا کرنے والے کے لئے دوبارہ وتر پڑھنے بھی ضروری نہیں (نیل الاوطار ۱۵۴/۳)

سوال۔ حرمت خنزیر کی بعض حکمتیں یہ بیان کی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ گندہ جانور ہے ہم جنس کی طرف میلان رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ برائی کوئی اس کی ذات کے ساتھ مختص نہیں۔ بعض دوسرے جانوروں میں بھی یہی برائیاں کم و بیش موجود ہیں۔ حالانکہ وہ حلال ہیں یا کم از کم ان کی حرمت اس درجہ کی نہیں۔ علاوہ ازیں آجکل یورپ میں سؤر کو بڑے صاف ستھرے ماحول میں پالا جاتا ہے۔ اور سائنسی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ اس کا گوشت نہایت طاقتور۔ لذیذ اور بڑی صحت مند خوراک ہے۔

پس اس کو حرام قرار دینے کی کوئی ایسی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ جو دوسروں کے لئے بھی واجب التسلیم ہو؟

جواب۔ دین میں دو قسم کے احکام ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنہیں ان کی حکمت اور فلسفہ کے لحاظ سے عقلی تسلی کے مطابق مانا جاتا ہے۔ یہ دراصل دین کے اصول ہوتے ہیں۔ جو دین کی ضرورت کلیہ کو ثابت کرتے ہیں۔

دوسری قسم احکام کی وہ ہے جن میں اطاعت فرمانبرداری اور تسلیم کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اور انہیں احکام تعبدی کہتے ہیں۔ ایسے احکام میں حکمتیں تو ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی حیثیت کلی نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض لحاظ سے عقل ان کی معقولیت کو تسلیم کو کرتی ہے۔ اور بعض لحاظ سے ان میں سے کسی حکمت پر اعتراض بھی پڑتے ہیں۔ اس صورت میں یہ سوال سامنے آتا ہے کہ کوئی ایسا حکم یا قطعی اور منصوص ہے۔ یا اس کا ثبوت ظنّی اور مشتبہ ہے۔ اگر کسی ایسے حکم کا ثبوت مشتبہ ہو تو معقول اعتراض کی بناء پر اسے قائم رکھنے یا رد کر دینے کا سوال قابل غور ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا حکم قطعی اور ثابت بالنص ہو، تو پھر چاہے اس کی بیان کردہ حکمت پر بظاہر کوئی اعتراض بھی پڑے حکم اپنی جگہ قائم رہے گا۔ ہم یہ اعتراف تو کر لیں گے کہ ہماری عقل اس حکم کی پوری پوری حکمت سمجھنے یا بیان کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن یہ نہیں مانیں گے کہ یہ حکم غلط اور واجب النسخ ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہم مجبور ہوں گے کہ ایسے دین کے سارے نظام کو ہی بے کار اور بے بنیاد تسلیم کریں جس میں اس قسم کے غلط احکام دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ دین اپنی جگہ اپنے کلی دلائل کی بناء پر قطعی اور بدیہی التسلیم ثابت ہو چکا ہے۔

پس اگر ہم اس نقطۂ نظر سے حرمت خنزیر کے حکم پر غور کریں تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ خنزیر کے حرام ہونے کا حکم قرآن کریم کی صریح آیت سے ثابت ہے۔ اور یہ آیت قطعی اور لاریب ہے فرمایا

حرمت علیکم المیتۃ
والدم ولحم الخنزیر
(مائدہ ع ۱)

پس اگر بالفرض ہم اس حرمت کی کوئی کلّی اور ہر قسم کے اعتراضات سے مبرا حکمت نہ بھی بیان کر سکیں۔ تب بھی یہ حکم واجب التعمیل ہوگا۔ اور جو لوگ اس حکم پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہم ان کو اس اعتراض کا براہ راست جواب دینے کی بجائے انہیں پہلے اسلام اور قرآن کی صداقت کلیہ کی طرف متوجہ کریں گے اور عالمگیر صداقتوں کی روشنی میں دین اسلام کی سچائی کو پرکھنے کی دعوت دیں گے۔ اور اس کے بعد اس جزوی حکم کے بارہ میں ہمارا جواب یہ ہوگا۔ کہ جب دلائل کلیہ سے

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں، مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۲۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

دین کی صداقت اور سچائی ثابت اور واجب التسلیم ہے تو پھر اس کے بیان کردہ کسی جزئی حکم کی حکمت اگر ہماری سمجھ میں نہ بھی آئے تو بھی کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی تو سوچنے والی بات ہے کہ ہر چیز کی اچھائی یا بُرائی کا معیار صرف مادی نقطۂ نظر نہیں ہوا کرتا اس کے لئے روحانی معیار کو بھی مدّنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے اور اگر ہم اس پہلو سے غور کریں تو ہم اس حقیقت کے معلوم کرنے میں کوئی دقت نہیں محسوس کریں گے کہ دنیا کے تمام مشہور آسمانی مذاہب میں سُؤر کو بُرا جانور قرار دیا گیا ہے اور ہر متمدن اور مذہب کے تاریخی اثرات سے متاثر ملک میں اسے روحانی گالی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ انجیل کہتی ہے:۔

"پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سؤروں کے آگے نہ ڈالو" (متی باب ۷ آیت ۵)

پس اس جانور سے کراہت و نفرت کی اتنی لمبی تاریخ کیا اس بات کا بدیہی ثبوت نہیں کہ اس جانور کے ساتھ ضرور کوئی ایسی روحانی بدی وابستہ ہے جس کی بناء پر تمام دنیا کے آسمانی مذاہب نے اس کا ذکر جب بھی کیا ہے تو بُرائی کے ساتھ کیا ہے اور کوئی مذہب نہیں جس میں بالاستقلال اس کی تعریف کی گئی ہو۔ اور اس سے کسی رنگ کے عقیدہ کا اظہار کیا گیا ہو۔ بلکہ اس کے برعکس بعض مذاہب میں سؤر کو بدی کا نشان تو بے شک قرار دیا گیا ہے لیکن کسی نے بھی اسے نیکی یا خیر کا نمائندہ تسلیم نہیں کیا۔ حالانکہ انسانی زندگی سے اس کا تعلق انتہائی قدیم ہے۔ پس جس جانور کی روحانی بُرائی اتنی تاریخی ہو اُسے اسلام جو تمام مذاہب کی روحانیت کا جامع ہے اگر قابلِ نفرت اور ناقابلِ استعمال جانور قرار دے تو اس میں وہ بالکل حق بجانب ہے۔ اور اگر ہم صرف اسی حکمت پر ہی غور کر لیں تو ہم اس حکم کی معقولیت کو تسلیم کر لینے پر اپنے آپ کو مجبور پائیں گے۔ وانّ فی ذلک لذکریٰ لمن کان لہٗ قلب او القی السمع وھو شھید (سورہ ق ۳۸/۳)

نیز اس کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے الفضل مورخہ ۱۶۔ ۱۸۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء میں شائع شدہ مضامین کا مطالعہ کرنا چاہیئے *

ہر صاحب استطاعت

احمدی کا فرض ہے کہ

الفضل خود خرید کر پڑھے!

مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی سوانحعمری "مجاہد کبیر" پر ایک نظر

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

حال ہی میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم صدر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی سوانح عمری "مجاہدِ کبیر" کے نام سے شائع ہوئی ہے جو اُن کے برادر نسبتی ممتاز احمد صاحب فاروقی اور ان کے صاحبزادے محمد احمد صاحب ایم اے کی تالیف ہے۔ اس ضخیم کتاب کے مطالعہ سے طبیعت پر یہی اثر پڑتا ہے کہ مؤلفین نے کمالِ عقیدت اور ارادت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی زندگی کی ہر حرکت، ہر اقدام اور ہر عقیدہ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تقریباً ساڑھے چار صد صفحات کی اس تالیف کا زیادہ حصہ مولوی صاحب مرحوم کے جماعت احمدیہ سے اختلاف، ان کی جماعت کے عقائد اور طریق کار کی برتری ثابت کرنے پر مشتمل ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں مولوی صاحب موصوف کی اپنی جماعت سے تعلقات کا تذکرہ ہے جس میں اندرونی اختلافات کا بھی ذکر ہے۔ اس حصے میں بھی مؤلفان نے حقِ عقیدت ادا کرتے ہوئے مولوی صاحب مرحوم کو اپنے اقدامات میں حق بجانب ثابت کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

اختلافی مسائل

جہاں تک جماعت احمدیہ قادیان سے مولوی صاحب مرحوم کے اختلافات کے وجوہ اور فریقین کے عقائد کا تعلق ہے اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا رہا ہے۔ عقائد کی بحث میں شخصیات کو لانا مناسب نہیں ہوتا۔ ویسے بھی مولوی صاحب مرحوم اب اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ چکے ہیں ان کا معاملہ اب خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے لیکن چونکہ سوانح نگاروں نے سوانح نگاری کے دائرہ سے نکل کر عقائد کی بحث میں اپنے مسلک کو درست ثابت کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ اور دیگر بزرگان جماعت پر الزامات عائد کئے ہیں اور شبہات پھیلائے ہیں اسلئے ان کا تدارک ضروری ہے

جمہوریت اور عقائد میں تبدیلی کی غرض و غایت

مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے جماعت احمدیہ قادیان سے اختلافات کے بعد ان عقائد سے کنارہ کشی اختیار کر لی جن پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے زمانے میں قائم تھے۔ پھر انہوں نے جماعت احمدیہ میں مقبول ہونے کے لئے "جمہوریت" کا نعرہ بلند کیا اور اس نام نہاد جمہوریت کو پروان چڑھانے کے لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو گرانے سے بھی گریز نہ کیا لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود جناب مولوی صاحب مرحوم اپنے اس منصوبے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ جمہوریت کی افادیت اور اہمیت واضح کرتے ہوئے مولوی صاحب مرحوم کی جماعت کے ایک اخبار "ینگ اسلام" نے تو اسی کو نزاع کا اصل سبب گردانا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"سارا تنازع تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے لیڈر کی پوزیشن مطلق العنان، و مطاع کل حاکم کی حیثیت ہو یا وہ صحیح اسلامی نظام جمہوریت کا پابند ہو۔ یہ وہ بنیادی مسئلہ ہے جو جماعت احمدیہ میں تمام اختلافات و تنازعات کے لئے بطور جڑ کے ہے اور جماعت احمدیہ کا ہر فرد جو مطلق العنانی کے اصول کے خلاف ہے وہ درحقیقت جماعت احمدیہ لاہور کے بنیادی اصولوں سے متحد و متفق ہے اور قادیانی نظام کے خلاف ہے۔ ایسا ہی ہر شخص جو مطلق العنانی کو تسلیم کرتا ہے اور ضمیر کی آزادی کا کچلا جانا روا رکھتا ہے وہ حقیقتاً قادیانی نظام کا پیرو کار اور جماعت احمدیہ لاہور کا مخالف ہے۔ ہماری رائے میں باقی کل تنازعے اس بنیادی مسئلے کی فرع ہیں مگر انہیں طول اسلئے دیا جاتا ہے تا اس بنیادی مسئلے سے توجہ ہٹ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے۔" (ینگ اسلام ۱۵ اپریل ۱۹۴۰ء صفحہ ۶۰۵)

جیسا کہ اس حوالہ سے ظاہر ہے یہ نظریہ مولوی صاحب موصوف کے بنیادی نظریات میں سے تھا چنانچہ آپ نے اختلافات کے آغاز ہی میں فرمایا تھا "میرا مذہب تو شروع سے یہی ہے کہ انتظام سلسلہ میں بغیر انجمن کے کسی اور شخص کو دخل نہیں۔" (پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

پھر اس تازہ تالیف کے صفحات ۹۰ تا ۱۱۲ میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں اختلاف کی حقیقی وجہ بھی جمہوریت ہی تھی۔

کیا مقبول ہونے کی یہ خواہش پوری ہوئی؟

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ خلافت سے انحراف، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا استخفاف اور نام نہاد جمہوریت کا نعرہ مؤثر ثابت نہ ہوا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے عقائد کو دوسرے مسلمانوں کے قریب تر کر کے بھی دیکھ لیا۔ مگر عام مسلمانوں نے کوئی التفات نہ کیا چنانچہ خود پیغام صلح نے صدق جدید سے یہ حوالہ نقل کیا ہے کہ:۔

"قادیانی امت کے بعض افراد نے اس مُضر عمل کا احساس کیا اور انہوں نے تاویل در تاویل اور بعض صورتوں میں انکار تک کیا، امت کے قریب آنے کی سعی کی اور وہ لاہوری قادیانی کے نام سے موسوم ہوئے لیکن یہ واقعہ ہے کہ امت کے حصار سے جس شخص کے اتباع کے ماتحت نکلے تھے جب تک اس کے اتباع کا کاتبا وہ انکار نہ کریں امت کے وسیع دائرہ میں ان کے آنے کا امکان نہیں۔" (پیغام صلح ۳۰ اگست ۱۹۴۱ء)

جماعت احمدیہ میں غیر مبائعین کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ۱۹۱۴ء میں کہا جاتا تھا جماعت کا غالب حصہ ان کے ساتھ ہے (پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء) اب نصف صدی تک لگاتار عقائد کی تشہیر کے باوجود خود کہتے ہیں کہ اکثریت جماعت ربوہ کے ساتھ ہے۔ یہ صورتِ حال ہمارے امام کی صداقت اور برتری کی دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس فعلی شہادت سے انکار کی گنجائش نہیں۔ گویا مولوی صاحب موصوف کی جماعت کو نہ مسلمانوں کا التفات نصیب ہوا اور نہ جماعت کے سوادِ اعظم نے توجہ کی۔ ع "نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے"

اندرونی کشمکش

اس تالیف سے اس اندرونی کشمکش کی نشاندہی بھی ہوتی ہے جس کا سامنا مولوی صاحب موصوف کو عمر بھر کرنا پڑا۔ یہ وہی کشمکش ہے جو مولوی صاحب کے لئے "جان لیوا" ثابت ہوئی۔ یہ صورتِ حال کیوں پیدا ہوئی۔ اس کی ذمہ داری مولوی صاحب مرحوم کے مخصوص جمہوری اندازِ فکر ہی پر عائد کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب ضرورتِ خلافت کا انکار کر کے ایک جمہوری رنگ میں رنگین انجمن کا تخیل لے کر قادیان سے نکلے تھے اور لاہور میں آ کر یہ تجربہ کیا۔ وہ اس جمہوری انجمن کے عمر بھر صدر اور امیر بھی رہے لیکن اس اثناء میں حالات نے ان پر اس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح منکشف کر دیا کہ جب تک کوئی شخص واقعی "اولی الامر" نہ ہو کوئی نظام چل نہیں سکتا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کو بالآخر اپنے ایک خطبہ میں یہ کہنا پڑا کہ:۔

"پھر میں کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے کہ اسمعوا اور اطیعوا کہ سنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ روح نہ پیدا ہو جائے، جب تک تمام افرادِ جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آ جائیں جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آ جائیں ترقی محال ہے۔" (خطبہ مطبوعہ پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء)

پھر ذرا اور کھل کر فرمایا:۔

"جب تک عنان ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن من دھن کی قربانی کی بیعت نہ ہو، مستقل اور پائیدار ترقی محال ہے۔ .... یہ تبھی ممکن ہے جب کہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔

اور جو کچھ اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم منتشح ہو سب بلا چیل وحجت اس پر عمل پیرا ہوں"۔

(پیغام صلح، فروری ۱۹۳۷ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کس قسم کی جمہوریت ہے؟ یہ تو آپ نے اسلامی خلافت کا نقشہ کھینچا ہے۔ یہی چیز تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اس کو پہلے آپ "پیر پرستی" کا نام دیتے رہے اور پھر اسی کو اختیار کرنے کی تلقین کرنے لگے۔

جمہوریت کے درس کا بھیانک نتیجہ

جمہوریت کے تجربے کی ناکامی کا مولوی صاحب موصوف کو شدید احساس ہوا۔ جس کا ثبوت ان کے مندرجہ بالا ارشادات ہیں۔

"مجاہد کبیر" کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے درس جمہوریت کا ان کی جماعت کے افراد پر گہرا اثر پڑا ان میں جمہوریت کی اصل "روح" پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے ہمیشہ "اپنے ضمیر کی آواز" کو بلند کیا اور اس وجہ سے مولوی صاحب موصوف کو ناحق تکلیف اٹھانی پڑی۔ صرف ایک مثال "مجاہد کبیر" کی روشنی میں پیش کرتا ہوں۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنے عہد میں "مولوی قرآن ٹرسٹ" جس کے ٹرسٹی ان کے عزیز ہی تھے قائم کیا۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۸۲ پر تفصیل سے اس کا ذکر ہے مولوی صاحب کی شخصیت کو "جمہوریت پسندوں" نے خود ہی نظر انداز کر دیا اور طرح طرح کے اعتراضات کرنے شروع کر دئے۔ اس ٹرسٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے فاضل مولفان رقمطراز ہیں:۔

"اس ٹرسٹ کا قیام ان لوگوں کو ناگوار گزرا جن کا رویہ خود اس ٹرسٹ کو قائم کرنے کا محرک تھا۔ چنانچہ جماعت کے ایک بڑے حصے کو ان خطرات اور ان باتوں سے جن کا ذکر آچکا ہے بدظن کیا گیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بھی کچھ ایسے واقعات ہوئے کہ ان باتوں کا ایک نہایت ناخوشگوار اثر مولانا محمد علی صاحب کی صحت پر کراچی میں پڑا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ستمبر ۱۹۵۰ء کے آخر میں کراچی میں ہی شیخ میاں محمد صاحب کی آپ سے ملاقاتوں کے بعد آپ نے فیصلہ کیا چونکہ جماعت میں ایک غلط پروپیگنڈا کا طوفان کھڑا کر دیا گیا ہے۔ عام لوگوں کے دلوں میں شبہات ڈال ڈال کر انتشار پیدا

کیا جا رہا ہے اور یہ کہ آپ چاہے کتنی بھی وضاحت کریں تا سلسلہ جاری رکھا جائے گا"۔

(صفحہ ۲۰۴ مجاہد کبیر)

مولوی صاحب پر احمدیت کو مخفی رکھنے کا الزام۔

فاضل مولفان نے اس صورت حال کی عکاسی کرنے کے بعد اس پر جو جامع تبصرہ لکھا وہ بھی غور کے قابل ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"صرف اعتراض کرنے کی خاطر سیدھی بات کو بھی ٹیڑھا بنا لینے کی ایک بدترین مثال یہ ہے کہ اس موقع پر یہ اعتراض اٹھا کہ ٹرسٹ ڈیڈ میں مولانا نے اپنے آپ کو حنفی المذہب لکھا ہے اور احمدیت کو چھپایا ہے"

صفحہ ۲۷۴

اب اس اعتراض کو فاضل مولفان نے اس طرح "دور" کرنے کی کوشش کی کہ

"ٹرسٹ ڈیڈ تو ایک وکیل نے بنایا تھا اور اس کی رائے کے مطابق یہ لکھا جانا ضروری تھا کہ یہ حنفی فقہ کے ماتحت وقف ہوا ہے اور یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو حنفی فقہ کا پیرو لکھا ہے اور جماعت احمدیہ کا مسلک حنفی فقہ کے تابع ہے"۔

فاضل مولفین نے اس اعتراض کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ احمدیت کو چھپانے کی کوشش وہ اور ان کے رفقاء شروع سے کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں انہوں نے رسالہ ریویو میں سے احمدیت کا ذکر نکالنے کی تجویز پیش کی تھی۔ اور ریویو میں احمدیت کے ذکر کو تو وہ سم قاتل قرار دے چکے ہیں وہ کنگ مشن جس طرح احمدیت کے ذکر کو چھپاتا ہے اسے بھی ہر کوئی جانتا ہے قصہ مختصر یہ کہ اس قسم کے اعتراضات سے مولوی صاحب موصوف کو بہت اذیت اور تکلیف پہنچی۔ "ان ناخوشگوار حالات کا مولانا محمد علی صاحب کی صحت پر بہت برا اثر پڑا"

صفحہ ۲۸۳۔ پھر اس علالت میں مولوی صاحب کو اپنے خلاف "اس سرکلر شائع کرنے" کی دھمکی بھی مل چکی تھی۔ (صفحہ ۲۸۳) بلکہ چھ سات سرکلر تو نکل بھی آئے تھے (صفحہ ۲۸۳) بہر حال اس قسم کے تکلیف دہ حالات میں مولوی صاحب موصوف کی صحت بہت متاثر ہوئی اور وہ اس صدمے سے جانبر نہ ہو سکے اسی کتاب کے آخر میں "یاد محبوب" کے عنوان کے تحت جناب نصیر احمد صاحب فاروقی کا ایک مضمون ہے۔ جس میں انہوں نے جناب مولوی صاحب کی یاد میں اپنے تاثرات بیان کئے ہیں وہ لکھتے

ہیں کہ مولوی صاحب فرماتے تھے "اس بیماری نے تو نہیں مگر ان لوگوں نے میرا دل توڑ دیا ہے"

آپ کی وفات کے بعد انجمن کی جنرل کونسل نے ریزولیوشن پاس کرکے جماعت کی اس بدسلوکی پر اظہار تاسف کیا۔ چنانچہ ریزولیوشن کے الفاظ یہ ہیں:۔

"حضرت مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے آخری ایام میں جو بعض ناخوشگوار امور معرض وجود میں آئے اس پر یہ اجلاس افسوس کرتا ہے"۔

ع کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

جماعت کیلئے وصیت

فاضل مولفان لکھتے ہیں "جب مولانا محمد علی صاحب پر پہلی دفعہ دل کے درد کا شدید حملہ ہوا تو آپ نے میاں نصیر احمد صاحب فاروقی کو اپنے جنازہ کے متعلق کچھ وصیت فرمائی" صفحہ ۲۵۰

افسوس ہے کہ "کچھ" کا مفہوم مخفی رکھا گیا ہے۔ دوسرے ماخذوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ایک وصیت میں بعض اصحاب کو اپنا جنازہ

پڑھانے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے محروم کر دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ ان اصحاب سے مولانا صاحب موصوف کو بہت سخت تکلیف پہنچی ہو گی۔ مگر جمہوریت کا اثر مولوی صاحب موصوف کی جماعت کے رگ وپے میں سرایت کر چکا تھا۔ انہوں نے اس وصیت کو بھی نظر انداز کر دیا۔ اور اپنی جماعت کے ان سرکردہ اصحاب کے رویے کا عملی رنگ میں نوٹس تک نہ لیا گیا۔

خدا تعالیٰ کی ایک تقدیر کا ظہور

اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں جماعت مبائعین کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس جماعت کے متعلق الہاماً خبر دی۔ "لیمزقنھم" یعنی جماعت لاہور میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ مجاہد کبیر کے صفحہ ۱۳۳ پر بھی اس الہام کو نقل کیا گیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر افتراق و تشکک کے باوجود اب بھی اس الہام کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ ہے؟ "مجاہد کبیر" کی اشاعت میں یہ سارے واقعات ایک جگہ جمع کر دئے گئے ہیں جو اس الہام کی صداقت پر دلیل ہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

سال رواں ۶۳-۱۹۶۲ء کا پروگرام شعبہ جات جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ یہ پروگرام اصولی ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات میں تبدیلی کی گنجائش ہے۔ مگر مجالس کو اصل مقصد ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے کہ مجلس کی تنظیم۔ خدام کی بیداری میں نمایاں طور پر کوشش کی جائے اور خدام کے اندر مجلس کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی دلچسپی پیدا ہو نیز خدام میں اصلاح نفس اور خدمت خلق کے جذبہ کو اس طور پر اجاگر کیا جائے کہ وہ کبھی بھی ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔ ہر کام میں باقاعدگی اور مداومت اختیار کرنا ہمارے آقا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ کا ارشاد ہے خیر العمل ما دام علیہ صاحبہ۔ پس محض وقتی جوش نہیں ہونا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں ایک بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں اور مجالس کی کارگذاری کی رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کرنا ہے۔ یہ امر ہر وقت مدنظر ہے کہ ہم سب ایک تسبیح کے دانوں کی طرح آپس میں ایک رشتہ میں پروئے ہوئے ہیں اور وہ رشتہ ہمارا مرکز ہے ہم صرف اس وقت تک ترقی کر سکتے ہیں کہ جب تک اپنے مرکز سے منسلک رہیں۔ مرکز سے الگ ہو کر ہم لاکھ خدمت کریں اس کا کوئی نمایاں حیثیت نہیں ہوتی۔

اپنے حالات اور مساعی سے اور اپنی مشکلات سے مرکز کو بروقت آگاہ رکھنا ضروری ہے۔ اور یہ کام آپ کی ماہوار رپورٹ کے ذریعہ با حسن طور سرانجام پا سکتا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کریں۔

نیز رپورٹ بھجواتے وقت یہ بات خاص طور پر مدنظر رہے کہ جو کام بھی ہوا ہوا سے معین صورت میں درج کیا جائے اور ہر قسم کے کوائف مکمل اعداد و شمار کے ساتھ دئے جائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ ضعف قلب اور سر کے چکروں کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے نہایت درد مندانہ التجا ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرما دے۔ آمین

(ناصرہ پروین محلہ دار الیمن ربوہ)

مالی جہاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

چندہ تحریک جدید کی اہمیت

مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں مالی جہاد اپنے اندر ایک خاص امتیاز رکھتا ہے جب سورہ صف (جس میں اسمہٗ احمد کی پیشگوئی ہے) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم کہ مسیح موعود کے زمانے کے مجاہدین اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشاں ہوں گے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی مذہب بجالا کر خدا تعالیٰ یا اس کے فرستادہ پر احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اسی کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم سب کچھ چھوڑ دو۔ اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو۔ تو وہ ایک قوم بیدار کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو۔ کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو۔ کہ تم دل میں تکبر کرو۔ یا یہ خیال کرو۔ کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ۔ ۔ ۔

سو اس وقت کی قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ۔ کہ اپنی غیر منقولہ جائیداد بھی کو بھی اس راہ میں بیچ دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہو گا۔ کہ تم خیال کرو۔ کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے۔ اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے۔ وہ تمہاری طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو۔ مگر دل میں مت خیال لاؤ۔ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔

"خاکسار غلام احمد"

(منقول از اخبار الفضل ۹ رمئی ۱۹۱۲ء)

جس طرح ہر اسلامی عبادت میں فرائض اور نوافل ہیں۔ اسی طرح سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے عہد میں مالی جہاد کے بھی یہی دو حصے تھے۔ جس پر جماعت احمدیہ ابتداء سے کاربند رہی۔ ایک ماہوار چندہ بطور فرض کے تھا جس کے علاوہ ہنگامی نفلی چندہ بھی افراد جماعت ابتداء سے ہی دیتے رہے ہیں۔

جیسا کہ حضور اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اپنے دو چندہ دہندگان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"حبی فی اللہ حکیم نور دین صاحب بھیروی۔ وہ ہر پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر سلسلہ کے ناصرین میں سے اول درجہ کے نکلے مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں۔ کف آزادگاں نگیرد مال لیکن پھر بھی انہوں نے اٹھارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ تائید میں دیا اور اب بیس (۲۰) روپیہ ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا۔ اور اس کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے"۔

۲۔ ازالہ اوہام صفحہ ۸۱ و ۸۲ پر فرماتے ہیں۔

"حبی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی ۔ ۔ ۔ رسالہ ازالہ اوہام کی طبع کے ایام میں دو سو روپیہ ان کی طرف سے پہنچے ان کے گھر کے آدمی بھی ان کے اس اخلاص سے متاثر ہیں۔ اور وہ بھی اپنے کئی زیورات اس راہ میں محض للہ خرچ کر چکے ہیں حکیم صاحب موصوف نے باوجود ان سب خدمات کے جو ان کی طرف سے ہوتی رہتی ہیں۔ خاص طور پانچ روپے ماہواری اس سلسلہ کی تائید میں دینا مقرر کیا ہے۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء واحسن الیھم فی الدنیا والعقبیٰ۔ اسی طرح سے جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ ماہوار چندہ کے علاوہ ہنگامی چندوں میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ جب کہ چندہ منارۃ المسیح میں حصہ لینے والے احباب نے مبلغ یکصد روپے ادا کئے تھے چندہ ہائی سکول مہمان خانہ وغیرہ اسی قسم کے نفلی چندے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ۱۹۱۲ء سے ۱۹۳۴ء تک خاص احباب جماعت سے ہنگامی کاموں کے لئے ہر سال ایک ماہ کی تنخواہ (تحریک خاص) کی مد میں لیتے رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں ۱۹۲۶ء میں ملازم ہوا تو اس سال میں نے پہلی تنخواہ بطور شکرانہ کے ادا کی کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک تھی۔ کہ نئے ملازم ایک تنخواہ بطور شکرانہ ادا کریں۔ اور اس کے بعد بھی ہر سال کسی نہ کسی مد خاص میں ایک ماہ کی تنخواہ چندہ وصیت کے علاوہ ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک اور بعد میں بھی التزام کے ساتھ ادا کرتے رہے۔

اور اس کا کم از کم معیار ایک ماہ کی تنخواہ ہر سال علاوہ چندہ وصیت وغیرہ کے ادا کرنا مقرر ہوا تھا۔ گو پانچ روپے بھی سالانہ دے کر انسان تحریک جدید میں شامل ہو سکتا ہے۔ مگر زیادہ تنخواہ والے کے لئے کوئی معیار قربانی کا نہیں۔

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ سادہ زندگی ہے جو ہر خدا رسیدہ مومن کا شان ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دور جدید کی تحریک کی اہمیت کو ان الفاظ سے واضح فرمایا ہے۔

تحریک جدید کے مطالبات اس لئے ہیں۔ کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بناؤ۔ ۔ ۔ ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو۔ کہ خدا کو دھوکا دے لو گے؟ (خطبہ جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء، جلد ۲۵ نمبر ۲۹۶)۔

تحریک جدید کا چندہ نفلی ہے اور نوافل کی ادائیگی سے انسان خدا تعالیٰ کا مقرب بنتا ہے اگر انسان لغویات پر جو روپیہ ضائع کرتا ہے تحریک جدید کے ماتحت اس سے پرہیز کریں۔ تو ایک ماہ کی تنخواہ ہر احمدی آسانی سے بچا کر تحریک جدید میں دے سکتا ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ تعالیٰ کا اپنا ارشاد ہے۔

"کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشا میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"

منقول از خطبہ جمعہ نومبر ۳۴ء الفضل جلد ۲۲ نمبر ۶۶

تمباکو نوشی انسان کی صحت اور زر دونوں کو برباد کرتی ہے۔ اگر نوجوان تمباکو نوشی چھوڑ دیں اور جو روپیہ اس لغو عادت پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کو بچا کر آسانی سے تحریک جدید میں ایک تنخواہ سالانہ چندہ میں ادا کر سکتے ہیں۔ چندہ تحریک جدید نفلی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بھی مخلصین اس نفلی چندہ کو ادا کرتے رہے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک التزام کے ساتھ علیحدہ ادارہ قائم فرما کر ہم پر احسان کیا ہے کہ ہم باقاعدگی سے اس نفلی چندہ کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ صحیح معنوں میں وہی شخص اس چندہ میں حصہ لے سکتا ہے جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کو سادہ زندگی کا پابند بنا دے۔ لغویات تمباکو نوشی۔ سما۔ اسراف وغیرہ سے پرہیز کے بعد اس تحریک میں شامل ہو سکتا ہے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے خالہ زاد بھائی اور بہنوئی شیخ نصیر احمد صاحب ڈیرہ آج کل چند مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی مشکلات رفع کرے

(محمد یحییٰ ڈیرہ کریسنٹ ملز سرگودھا)

۲۔ میرے گھر میں اس سے قبل کئی بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے رہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے زندہ رہنے والی نرینہ اولاد عطا فرمائے۔

شیخ منیر الدین احمدی سکرٹری تعلیم جماعت کھرڈا پلی بگہ یا اڑیسہ

بچوں میں اپنے جیب خرچ سے مالی خدمت بجالانے کا خوشکن رجحان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کا جذبہ اس قدر نمایاں حیثیت رکھتا ہے کہ ہمارے بچے بھی اس معاملہ میں نیک نمونہ قائم کر رہے ہیں۔ جہاں دفتر دوم کے مالی جہاد میں بڑی کثرت سے بچے شامل ہیں۔ وہاں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں بھی وہ حصہ لینے سے پیچھے نہیں رہتے۔ ان کے اس رجحان میں خوشکن پہلو یہ ہے کہ ان میں سے اکثر بچے جیب خرچ سے یہ چندے ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ الفضل میں ایسی متعدد مثالیں شائع ہو چکی ہیں تازہ قسط عرض ذیل ہے تا کہ قارئین کرام ان بچوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے اور یہ ہم سب کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے قرۃ العین بنیں۔

۱۔ عزیزہ عائشہ امۃ الباقی بنت محترم صاحبزادہ مبارک احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید۔ ۔ ۔ ۱۰

۲۔ عزیزہ تسلیم احمد دین " " " " ۵۔۰۰

۳۔ عزیز سید شعیب احمد نواسہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ۔۔۔ ۱۰

۴۔ عزیزہ امۃ اللطیف بنت محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم ۔۔۔ ۵

۵۔ عزیز خلیفہ رواح الدین امین " " " " ۵۔۰۰

۶۔ عزیزہ شگفتہ پروین بنت مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائل پور شہر ۵۔۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تلاش گمشدہ

مورخہ ۶ مئی شام جلسہ کے بعد مسجد مبارک اندرونی شمالی جانب کے بکس نمبر ۲ میں سے کوئی صاحب غلطی سے میری سیاہ رنگ کی چپلی تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ اور اپنی براؤن رنگ کی اور ذرا چھوٹے سائز کی چپلی وہاں چھوڑ گئے ہیں۔ جن صاحب سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہے۔ وہ مہربانی فرما کر مجھے مل کر تبادلہ کر لیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

پروفیسر بشارت الرحمن ایم۔اے دارالرحمت غربی ربوہ

ضروری اعلان

بل ماہ اپریل ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ مئی ۱۹۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر الفضل)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۷ اپ/۸ ڈاؤن تیزگام ۶ مئی ۱۹۶۳ء جگ شاہی پر ایک منٹ کے لئے ٹھہرتی ہے۔

(حمید الدین احمد)
چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ———— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو۔ آر کی نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی سیچ ریٹس کے ٹنڈر ۱۶ مئی ۱۹۶۳ء کے ۱۲½ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں

کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	عرصہ تکمیل
(۱) لوکو شیڈ کالونی لاہور میں بلاکس نمبر ۲۰۸ تا ۲۱۷ کی چھتوں کی مرمت	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
(۲) آئی او ڈبلیو/۴ مغلپورہ کے سیکشن میں سی اینڈ ایم شاپس مغلپورہ میں سڑکوں کی مرمت	۱۶۰۰۰/-	۴۰۰/-	تین ماہ
(۳) لاہور اور مغلپورہ میں لوکو شیڈ اور یارڈ ہاؤسز کالونیز میں بیرونی دیواروں کی مرمت اور اینٹ ٹینکس کی پوائنٹنگ	۱۹۰۰۰/-	۴۰۰/-	تین ماہ
(۴) ناجائز مداخلت کو روکنے کے لئے ڈرائیورز کوارٹرز مغلپورہ میں احاطہ کی دیوار کی تعمیر	۱۸۰۰۰/-	۴۰۰/-	تین ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں۔ انہیں ٹنڈر کے اجراء کے لئے تعارفی کاغذات اور اسناد پیش کرنا ہونگی

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے ———— مکینیکل ورکشاپس مغلپورہ

نوٹس

اعلان کیا جاتا ہے کہ نمبر ٹیکرز Numeer Takers کی تین خالی آسامیاں پُر کرنے کے لئے (سکیل ۶۰-۲-۸۰ معہ مہنگائی الاؤنس بحسب قواعد دیگر الاؤنسز) اور پاکستان ویسٹرن ریلوے مکینیکل شاپس میں تین آدمی فہرست انتظار میں رکھنے کے لئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ اخبارات میں شائع شدہ سابقہ تاریخ یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء کی بجائے ۱۰ جون ۱۹۶۳ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس مغلپورہ

عمارتی لکڑی

راولپنڈی، سوات اور جہلم جانے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے ہاں پڑتل کیل۔ دیار چیل ہر قسم کا کافی سٹاک موجود ہے۔ نرخ واجبی ہوں گے۔ خواہشمند احباب ہمارے ہاں تشریف لا کر مشکور فرمائیں۔

المشتہر

لائل پور ٹمبر سٹور متصل میونسپل کمیٹی راجباہ روڈ لائل پور
(۲) فائن ٹمبرز ۹۰ فیروز پور روڈ لائل پور

ضرورت مکان یا پلاٹ

ایک دوست کو ایک کنال یا زائد کا پلاٹ یا نامکمل مکان دارالرحمت دارالصدر، فیکٹری ایریا یا دارالبرکات میں واجبی قیمت پر خریدنا درکار ہے ضرورت مند فروخت کنندگان ضروری کوائف اور کم از کم قابل قبول قیمت سے

بشیر جنرل سٹور گولبازار ربوہ

پر اطلاع دیں۔

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

مشترکہ ٹائم ٹیبل

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ اڈہ ربوہ

آپ سروس: نمبر شمار	برائے	وقت روانگی	ڈاؤن سروس: نمبر شمار	برائے	وقت روانگی
۱	لاہور	۰۰ — ۰۵	۱	جوہرآباد	۰۰ — ۰۶
۲	گوجرانوالہ	۱۵ — ۰۶	۲	جوہرآباد	۰۰ — ۰۷
۳	لاہور	۴۵ — ۰۶	۳	جوہرآباد	۴۵ — ۰۷
۴	لاہور	۴۵ — ۰۷	۴	سرگودہا۔میانوالی	۳۰ — ۰۸
۵	لائلپور	۳۰ — ۰۸	۵	سرگودہا	۰۰ — ۹
۶	لاہور	۰۰ — ۰۹	۶	جوہرآباد	۴۵ — ۹
۷	لاہور	۴۵ — ۰۹	۷	سرگودہا۔دریاخاں	۴۵ — ۱۰
۸	لاہور	۴۵ — ۱۰	۸	جوہرآباد	۴۵ — ۱۰
۹	گوجرانوالہ	۰۰ — ۱۱	۹	جوہرآباد	۳۰ — ۱۱
۱۰	لاہور	۳۰ — ۱۱	۱۰	جوہرآباد	۰۰ — ۱۲
۱۱	لاہور	۳۰ — ۱۲	۱۱	جوہرآباد	۰۰ — ۱۳
۱۲	لائلپور	۱۵ — ۱۳	۱۲	سرگودہا۔بھیرہ	۴۵ — ۱۴
۱۳	لاہور	۴۵ — ۱۳	۱۳	جوہرآباد	۴۵ — ۱۴
۱۴	لائلپور	۱۵ — ۱۴	۱۴	جوہرآباد	۱۵ — ۱۵
			۱۵	جوہرآباد	۰۰ — ۱۶
۱۵	لاہور	۱۵ — ۱۵	۱۶	جوہرآباد	۴۵ — ۱۶
			۱۷	جوہرآباد	۱۵ — ۱۷
۱۶	گوجرانوالہ	۰۰ — ۱۶	۱۸	سرگودہا۔بھیرہ	۰۰ — ۱۸
۱۷	لاہور	۴۵ — ۱۶	۱۹	سرگودہا	۴۵ — ۱۸
۱۸	لائلپور	۴۵ — ۱۷	۲۰	سرگودہا	۱۵ — ۱۹
			۲۱	سرگودہا۔میانوالی	۰۰ — ۲۰
۱۹	لاہور	۳۰ — ۱۸	۲۲	جوہرآباد	۳۰ — ۲۰
۲۰	لائلپور	۱۵ — ۱۹	۲۳	جوہرآباد	۰۰ — ۲۱
			۲۴	جوہرآباد	۳۰ — ۲۲

مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ لاہور

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

حکومتِ مغربی پاکستان کا اقدام سراسر غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے

اہلِ ربوہ کے احتجاجی جلسہ کی متفقہ قرارداد

ربوہ ـــــ مورخہ ۶ ر مئی ۱۹۶۳ء کو بعد نماز مغرب لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام اہل ربوہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکومتِ مغربی پاکستان کے حالیہ حکم کے خلاف ایک متفقہ قرارداد میں پُرزور احتجاج کیا گیا تھا۔ اس احتجاجی قرارداد کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کے بارے میں حکومتِ مغربی پاکستان نے جو حکم دیا ہے ہم ممبران جماعت احمدیہ مقامی ربوہ اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں ـــــ اس کتاب کی ضبطی کے بارہ میں جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں۔ یہ کتاب سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی اور گزشتہ چھیاسٹھ "۶۶" سال میں اس کے کم از کم سات ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں مختلف ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اور ہر زمانہ میں عیسائی مناد، مناظرین اور علماء کے زیرِ مطالعہ رہی ہے۔ اسی طرح مختلف مواقع پر حکام کے سامنے بھی پیش ہوتی رہی ہے لیکن کبھی کسی موقعہ پر نہ عیسائی علماء کی طرف سے اور نہ عیسائی حکام کی طرف سے پچاس سالہ دورِ حکومت میں اسے فرقہ وارانہ کشیدگی یا منافرت کا باعث قرار دیا گیا۔ پس حکومت کا یہ اقدام صحیح معلومات اور حقیقی وجوہات پر مبنی نہیں اور بے ضرورت ہے۔

ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام غیر دانشمندانہ بھی ہے کیونکہ عیسائیت کا وہ زبردست سیلاب جو انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان پر امڈا چلا آرہا تھا اور عوام الناس تو کیا مسلمان شرفاء اور علماء کے گھرانے بھی اس کی زد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے اور لاکھوں مسلمان زادے عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے تھے۔ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانیت اور علم کلام کی برکت سے رُک گیا۔ آپ نے نہ صرف اسلام کی طرف سے کامل دفاع کیا بلکہ عیسائیت پر ایسے زوردار حملے کئے کہ آج تک عیسائی مناد سر چھپاتے پھرتے ہیں۔ آج اگر ہمیں اس سیلاب کا رُخ بدلا ہوا نظر آتا ہے تو وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی برکت اور آپ کے لٹریچر ہی کی بدولت ہے۔ کیا ہماری حکومت اسلام کے اس زبردست پہلوان کی خدمت کا یہ صلہ دے رہی ہے کہ آپ کی کتابوں کو ضبط کرے۔ دوسرے لفظوں میں یہ بات ایک دفعہ پھر عیسائیت کے سیلاب کے لئے اپنے گھروں کے دروازے کھول دینے کے مترادف ہو گی۔ پس ان حالات میں حکومت کا یہ اقدام نہایت غیر دانشمندانہ اقدام ہے۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ فعل نہایت غیر منصفانہ بھی ہے کیونکہ اس قسم کی پابندی قانون کی کسی عدالت میں یا عقلمند دنیا کی رائے کی عدالت میں ایک منٹ کے لئے بھی ٹھہر نہیں سکتی۔

ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام مذہبی معاملات میں دخل اندازی کے مترادف ہے اور ہمارے جذبات کو سخت مجروح کرنے والا ہے۔ ہمارے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ قیمتی چیز ہمارے امام کے ارشادات ہیں اور یہ چیز ہمارے لئے انتہائی دکھ اور رنج کا باعث ہے کہ ہمیں اپنے امام کے ارشاداتِ عالیہ کو اپنے پاس رکھنے، انہیں پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے سے قانوناً روک دیا جائے۔

نیز ہم ہرگز یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ جو شخص دنیا میں امن اور سلامتی اور آشتی اور محبت اور صلح کا پیغام لے کر آیا تھا اس کی کوئی تحریر منافرت یا دشمنی کا باعث ہو۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ مقامی ربوہ بالاتفاق حکومت کے اس فعل کو سراسر غیر منصفانہ اور بے ضرورت اور غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہوئے زبردست احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے لیا جاوے۔"

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ مقامی ربوہ

درخواست دعا

خاکسار مشرقی پاکستان گیا تھا مگر میری موجودہ صحت وہاں کی ان دنوں کی مرطوب گرم آب و ہوا نے برا اثر کیا۔ بلڈ پریشر میں اضافہ ہو گیا اور بخار۔ کھانسی وغیرہ بھی ہو گئے دو ہفتے بیمار رہنے کے بعد ڈاکٹری مشورہ اور جناب امیر صاحب مشرقی پاکستان کی رائے اور نظارت کی تار پر واپس آ گیا ہوں اب قدرے افاقہ ہے لیکن ابھی صحت بہت کمزور ہے بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا فرمائے اور دین کی پیش از پیش خدمت کی توفیق دے۔ (ابو العطاء ربوہ)

اہم اور ضروری خبریں

• کراچی ۸ مئی۔ مجوزہ قومی جمہوری محاذ کے آٹھ رہنماؤں کو کل بغاوت کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہیں کراچی اور خان گڑھ (ضلع مظفر گڑھ) سے گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ گرفتاریاں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۲۴ (الف) کے تحت عمل میں لائی گئی ہیں۔ یہ لیڈر کونسل مسلم لیگ کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کالعدم عوامی لیگ اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں۔

کراچی میں تین افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ یہ کونسل مسلم لیگ کی کراچی شاخ کے صدر اور مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر زیڈ ایچ لاری اور کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کے دو سابق جنرل سیکرٹری شیخ عبدالمجید سندھی اور مسٹر محمود الحق عثمانی ہیں۔ لاہور میں چار لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔ یہ کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر اور سپریم کورٹ کے سینیئر ایڈووکیٹ میاں محمود علی قصوری جماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری میاں طفیل محمد جماعت اسلامی کے مولانا عبدالستار نیازی اور کالعدم عوامی لیگ کے خواجہ محمد رفیق ہیں خان گڑھ (ضلع مظفر گڑھ) سے قومی اسمبلی کے رکن نوابزادہ نصر اللہ خان گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان لیڈروں کو مجوزہ قومی جمہوری محاذ کے اجلاس منعقدہ کراچی کے متعلق سرکاری تحقیقات کے نتیجہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

• ڈھاکہ ۸ ر مئی، صدر ایوب نے کل بیان کیا کہ مشرقی پاکستان کی ترقی کی راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ صدر ایوب کل شام تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

صدر ایوب ۹ مئی کو نیپال کے چار روزہ دورہ پر کھٹمنڈو روانہ ہوں گے۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی آپ کے ہمراہ جائیں گے۔

• نئی دہلی ۸ ر مئی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ بھارت کے وزیر دفاعی رابطہ مسٹر کرشنم

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی بابرکت تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کریں گے۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے علی الخصوص حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان قربانی پر روشنی ڈال کر واضح کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے اپنے عمل سے قربانی کی اصل روح اور اس کی حقیقت کو پورا کر دکھایا۔

خطبہ کے بعد آپ نے دنیا میں اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی +

• نئی دہلی ۸ ر مئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ میں وادیٔ کشمیر کی تقسیم یا اس پر بھارت اور پاکستان کے مشترکہ کنٹرول کی ہر تجویز کا سخت مخالف ہوں "ایسی کوئی تجویز قابل عمل یا پسندیدہ نہیں ہے" آپ نے پاکستان کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا اعادہ کیا اور کہا کہ بھارت پاکستان کے ساتھ پُرامن اور دوستانہ تعلقات کا پورے خلوص سے خواہاں ہے۔ چنانچہ اپنی اسی پالیسی کے تحت ہم پاکستان کو جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی پیشکش کر رہے ہیں۔

• جھنگ ۸ ر مئی۔ چناب اور جہلم میں اچانک طغیانی آجانے سے کئی دیہات زیرِ آب ہو گئے ہیں چناب میں آٹھ افراد غرق ہو جانے کی اطلاع ملی ہے اٹھارہ ہزاری، خوشاب اور ڈیرہ کئی مقامات پر زیرِ آب ہیں۔ سیلاب کئی دیہات میں ہزاروں من غلہ بہا لے گیا۔ ضلع جھنگ کے مختلف علاقوں میں ٹریفک معطل کر دیا گیا ہے۔

یہاں موصولہ ایک خبر کے مطابق چار افراد غلام قادر، اس کی بیوی سکینہ، بیٹی کنیز اور بیوی کا ایک بچہ اللہ دتہ پیدل چناب عبور کر رہے تھے کہ دریا میں اچانک طغیانی آگئی اور وہ چاروں تند و تیز لہروں کی نذر ہو گئے۔ اب تک صرف ایک لاش برآمد ہو سکی ہے ایک اور خبر کے مطابق چناب میں چار طالب علم بھی غرق ہو گئے۔ وہ دریا میں کشتی رانی کا لطف اٹھا رہے تھے کہ کشتی عین کنارے کے قریب غرق ہو گئی تین لاشیں نکالی جا چکی ہیں اور چوتھی کی تلاش جاری ہے خبر ملی ہے کہ بالائی علاقوں میں موسلا دھار بارش کے باعث دریائے جہلم میں بھی سیلاب آگیا ہے۔ جس سے تحصیل جھنگ کے کئی دیہات زیرِ آب ہو گئے ہیں سب سے زیادہ متاثر دیہات میں قادر پور اور چھتہ بختا شامل ہیں۔ سیلاب کئی دیہات میں ہزاروں من غلہ بہا لے گیا ہے۔ جھنگ، خوشاب اور ڈیرہ بھی کئی مقامات پر زیرِ آب ہے۔

ء جاری ملک کی دفاعی ضروریات کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے عنقریب امریکہ جا رہے ہیں آپ نے کہا کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک کے دورۂ نئی دہلی کے دوران میں ہم نے ان کے ساتھ بھارت کی دفاعی ضروریات پر عمومی تبادلۂ خیالات کیا تھا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰